بسم الله الرحمن الرحيم

الدنیا کلھا متاع و خیر متاع
الدنیا المراۃ الصالحۃ

☆☆☆

دنیا ساری کی ساری نفع کی چیز ہے اور دنیا میں
بہترین نفع کی چیز صالح عورت ہے (حدیث نبوی ؐ)

اسلام میں عورت کا مقام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً وَلَنَجْزِیَنَّھُمْ اَجْرَھُمْ بِاَحْسَنِ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ مَقَامٍ آخَرَ وَ مِنْ اٰیٰتِہٖ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْا اِلَیْھَا وَ جَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّ رَحْمَۃً۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ ○ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ مَقَامٍ آخَرَ وَلَھُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْھِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَیْھِنَّ دَرَجَۃٌ ○ سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَ سَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○

تاریخ عالم کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات طشت از بام ہوتی ہے کہ صنف نازک کے حقوق کیلئے ہر دور اور ہر زمانے میں افراط و تفریط کا معاملہ برتا گیا۔ تاہم اسلام نے جس توازن اور اعتدال کے ساتھ عورت کے حقوق کو واضح کیا اس کو جان کر ہر انسان عش عش کر اٹھتا ہے۔ آج کا عنوان اسی اجمال کی تفصیل ہے۔

زمانہ جاہلیت میں عورت کے حقوق کی پامالی:

بلاد عرب میں اسلام سے پہلے عورت کے حقوق کو اس قدر پامال کیا جا چکا تھا کہ لوگ اپنے گھر میں بیٹی کا پیدا ہونا برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ معصوم بچیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔ عورت کے حقوق اس حد تک چھین لیے گئے تھے کہ اگر کوئی آدمی فوت ہو جاتا تو جس طرح اس کی جائیداد اس کے بڑے بیٹے کی وراثت میں آتی تھی اس کی بیویاں بھی اس کے بڑے بیٹے کی بیویوں کے طور پر منتقل ہو جاتی تھیں۔ بیوی کو پاؤں کی جوتی سمجھا جاتا تھا بلکہ عورت کی جائز باتوں کو ماننا بھی مردانگی کے خلاف سمجھا جاتا تھا۔

آمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نوید مسرت: اللہ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا میں تشریف لا کر واضح کیا کہ اے لوگو! عورت اگر بیٹی ہے تو یہ تمہاری عزت ہے' اگر بہن ہے تو تمہاری ناموس ہے' اگر یہ بیوی ہے تو تمہاری زندگی کی ساتھی ہے اور اگر یہ ماں ہے تو تمہارے لیے اس کے قدموں میں جنت ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جس آدمی کی دو بیٹیاں ہوں' وہ ان کی اچھی تربیت کرے' ان کو تعلیم دلوائے حتی کہ ان کا فرض ادا کردے تو یہ جنت میں یوں میرے ساتھ ہوگا جیسے ہاتھ کی دو انگلیاں ایک دوسرے کے ساتھ ہوتی ہیں۔ گویا بیٹی کے پیدا ہونے پر جنت کا دروازہ کھلنے کی بشارت دی گئی۔

ساتھ یہ بھی خوشخبری دے دی گئی کہ مَنْ عَمِلَ صَالِحاً جو کوئی بھی نیک عمل کرے' مِنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی مرد ہو یا عورت ہو وَھُوَ مُؤْمِنٌ اور وہ ایمان والا ہو' فَلَنُحْیِیَنَّهٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً ہم اس کو ضرور بالضرور پاکیزہ زندگی عطا کریں گے۔ یعنی جس طرح مرد نیکی اور عبادت کرکے اللہ رب العزت کے ولی بن سکتے ہیں' عورتیں بھی اسی طرح نیکی اور عبادت کے ذریعے ولایت کے انوارات حاصل کر سکتی ہیں۔ اللہ تعالی نے ان کیلئے بھی ولایت کے دروازے کو کھلا رکھا ہے۔ چنانچہ دین اسلام نے عورت کو ایسا وقار عطا کیا کہ باقی دنیا آج تک عورت کو نہیں دے سکی۔

اسلام دشمن قوتوں کا پروپیگنڈہ: آج کل اسلام دشمن قوتوں نے عجیب پروپیگنڈہ شروع کر دیا ہے جس سے وہ مسلمان عورتوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ اسلام نے عورتوں پر بہت زیادہ پابندیاں لگا دی ہیں۔ ہمارے معاشرے کی کئی پڑھی لکھی مستورات' خواتین اور بچیاں غلط فہمی کا شکار ہو جاتی ہیں اور وہ یہ سمجھتی ہیں کہ شاید ہمیں ہمارے جائز حقوق نہیں دیئے گئے۔ حالانکہ بات ہرگز ایسی نہیں ہے۔

اسلام میں پردے کا حکم: دیکھئے' سب سے پہلی بات تو یہ کی جاتی ہے کہ اسلام نے عورت کو پردے میں رہنے کا حکم دیا ہے جبکہ غیر مسلم

معاشرہ میں عورت بے پردہ پھرتی ہے۔ تو یہ بات سمجھنی بہت آسان ہے کہ عورت پردے میں رہے تو اسکا فائدہ عورت کو بھی ہے مرد کو بھی۔ آیئے یورپ کی بے پردگی کے نقصانات پر غور کیجئے۔

سویڈن میں بے پردگی کے دو مضر اثرات:

سویڈن برطانیہ کے بالکل قریب یورپی دنیا کا ایک امیر ملک ہے۔ ہمارے ملکوں میں خسارے کا بجٹ ہوتا ہے تو اس ملک میں نفع کا بجٹ ہوتا ہے۔ ہم سوچتے ہیں کہ پیسہ آئے گا کہاں سے اور وہ سوچتے ہیں کہ پیسہ لگائیں گے کہاں پہ۔ اتنے امیر ہیں کہ اگر اس پورے ملک کے مرد' عورت' بچے اور بوڑھے کام کرنا چھوڑ دیں' فقط کھائیں' پئیں اور عیاشی کرتے رہیں تو وہ قوم چھ سال تک اپنے پڑے ہوئے خزانے کو کھا سکتی ہے۔ اگر کوئی آدمی نوکری نہیں ڈھونڈ پاتا تو وہ صرف حکومت کو اطلاع دے تو اس کو گھر بیٹھے ہوئے 20 ہزار روپیہ ماہانہ مل جایا کرے گا۔ اگر اسکا مکان نہیں تو حکومت اس کو مکان لے کر دیتی ہے۔ بیمار ہوا تو پیدا ہونے سے لیکر اس کے مرنے تک اس کی بیماری پر لاکھ روپیہ لگے یا کروڑ روپیہ لگے' حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس کا علاج کروائے۔

ان کے روٹی کپڑے اور مکان کا مسئلہ تو حل ہو گیا۔ باقی رہ گئیں انسان کی خواہشات ، وہ اس ملک میں اس حد تک پوری ہوتی ہیں کہ اس کو Sex Free Country (جنسی خواہشات کے اعتبار سے آزاد ملک) کہا جاتا ہے۔ جانوروں کی طرح مرد عورت ایک دوسرے کے ساتھ جہاں چاہیں جب چاہیں ملیں ان پر کوئی پابندی نہیں۔ اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ جن کو روٹی' کپڑے' مکان کی فکر نہیں' جن کی خواہشات مرضی کے مطابق پوری ہوتی ہوں ان کو تو اور کوئی غم ہی نہیں ہونا چاہیئے۔ مگر دو باتیں بہت عجیب ہیں۔ سب سے پہلی بات یہ کہ اس معاشرہ میں طلاق کی شرح 70 فیصد سے زیادہ ہے۔ گویا 100 میں سے 70 سے زیادہ گھروں میں طلاق ہو جاتی ہے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ اس معاشرہ میں خودکشی کرنے والوں کا تناسب پوری دنیا میں سب سے زیادہ ہے۔ جتنے لوگ وہاں خودکشی کرتے ہیں پوری دنیا میں کسی ملک میں نہیں کرتے۔ اس بے حیائی اور بے پردگی کی وجہ سے دلوں کو سکون نہیں ملتا۔ مرد بھی بستر سے

بہترین کی تلاش میں اور عورت بھی خوب سے خوب تر کی تلاش میں۔ چنانچہ سکون کی زندگی کسی کو بھی نصیب نہیں ہوتی۔ جس ماحول میں 70 فیصد سے زیادہ عورتوں کو طلاق ہو جائے وہاں کس کو خوشی ہوگی؟ چنانچہ آج وہ Depression (ذہنی پریشانی) کی زندگی گذارتے ہیں۔

پردہ کی پابندی کے خوشگوار اثرات: اسلام نے ہمیں پردے کی پابندی کا حکم دیا ہے تو اس کا فائدہ بھی ہمیں ہی ہے۔ گو ہمارے معاشرے میں کھانے کی چیزوں کی کمی ' لباس اور مکان کی کمی ہے مگر اس کے باوجود ہمارے معاشرہ میں سے 0.7 فیصد بھی طلاق کی شرح نہیں ہے۔ ہم یہ سکھی زندگی کیوں گذار رہے ہیں؟ یہ خوشیوں بھری زندگی کیوں گذار رہے ہیں؟ اس لئے کہ اس گئے گذرے ماحول میں کچھ نہ کچھ اسلامی احکام کی پابندی باقی ہے۔ جس کا فائدہ خود ہمیں مل رہا ہے۔

یورپ میں بے پردہ عورت کی زبوں حالی: ہماری مسلمان عورتیں یہ نہ سمجھیں کہ غیر مسلم معاشرے میں پردہ نہیں جس کی وجہ سے ان کو آزادی مل گئی۔ نہیں ہرگز ایسی بات نہیں ہے۔ میں نے یورپ میں ایک فیکٹری میں دیکھا کہ سامان اٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کیلئے چار لڑکے تھے وہ بھی بوریوں کو کمر پر رکھ کر لے جا رہے تھے اور دو لڑکیاں تھیں انہوں نے بھی کمر پر اپنی اپنی بوری اٹھائی ہوئی تھی اور وہ بھی چل رہی تھیں۔ تو میں نے اس فیکٹری کے منیجر سے کہا کہ یہ کیا Non Sence ہے کہ آپ نے لڑکیوں کو یہ کام دے دیا۔ وہ کہنے لگا' جی اگر یہ کام نہیں کریں گی تو پھر کھائیں گی کہاں سے؟ عورت کو آزادی ملی! کہ اب وہ بوریاں کمر پر اٹھا کر قلیوں کی طرح فیکٹری میں کام کر رہی ہے کیا اس کا نام آزادی ہے؟

دیکھئے پاکستان میں NLC کے بڑے بڑے ٹریلر کراچی سے پشاور تک چلتے ہیں۔ اس سائز کے بڑے بڑے ٹریلر یورپ میں لڑکیاں بھی چلاتی ہیں۔ جس طرح ڈرائیور راستے میں کسی جگہ رات ہونے پر چائے پانی پی لیتے ہیں اور چارپائی بستر کرائے پر لے کر سو جاتے ہیں' بالکل اسی طرح چارپائی بستر کرائے پر لیکر ڈرائیور لڑکیاں سو جاتی ہیں۔ یہ عورت کو عزت ملی یا ذلت ملی؟ فیصلہ آپ خود کر لیجئے۔

عورت گھر کی ملکہ: اسلام نے عورت پر روزی کمانا زندگی میں کبھی فرض نہیں کیا۔ بیٹی ہے تو باپ کا فرض ہے کہ وہ بیٹی کو روٹی کما کر کھلائے۔ اگر بہن ہے تو بھائی کا فرض ہے کہ کما کر لائے۔ اگر بیوی ہے تو خاوند کا فرض ہے کہ کما کر لائے۔ اگر ماں ہے تو اولاد کی ذمہ داری ہے کہ وہ کمائے اور اپنی ماں کو لا کر کھانا کھلائے۔ گویا عورت پر پوری زندگی میں اسلام نے روزی کمانے کا بوجھ نہیں ڈالا۔ بلکہ اس کے قریبی محرم مردوں کی ذمہ داری لگائی کہ تم نے کمانا ہے اور اس عورت کو گھر میں لا کر دینا ہے۔ یہ گھر کی ملکہ بن کر رہے گی' بچوں کی تربیت کرے گی اور گھر کی اندرونی زندگی کے تمام معاملات کو سنبھالے گی۔ اب بتائیے کہ کس معاشرہ نے عورت کو زیادہ آسانی کی زندگی دی' اسلام نے یا یورپ نے؟

اسلام میں عورت کے ساتھ اتنی نرمی کیوں؟ اگر آپ غور کریں تو یہ بات بہت واضح نظر آئے گی کہ اسلام نے صنف نازک کے ساتھ نرمی کا معاملہ برتا ہے۔ اس لیے کہ مرد کو اللہ نے طاقت دی' عورت کو اس کے مقابلہ میں جسمانی اعتبار سے کمزوری دی ہے' نزاکت دی ہے۔ لہٰذا عورت کی ذمہ داریاں بھی اسی طرح کی ہیں جس طرح اللہ نے اس کا جسم بنایا اور مرد کی ذمہ داریاں بھی اسی طرح کی ہیں جس طرح اللہ نے اس کا جسم سخت جان بنایا۔

پاکستان میں ایک عجیب پروپیگنڈہ: پچھلے دنوں ایک پروپیگنڈہ ہمارے ملک میں بھی ہوتا رہا کہ اسلام میں عورت کو آدھا شہری تصور کیا جاتا ہے یعنی عورت کی دیت آدھی ہوتی ہے اور عورت کی گواہی آدھی ہوتی ہے۔ یہ ایسا سوال ہے کہ کالجوں' یونیورسٹیوں اور سکولوں میں لڑکیاں ایک دوسرے سے پوچھتی ہیں۔ اگر آپ غور کریں تو یہ معاملہ بہت آسانی سے سمجھ آنے والا ہے۔ میں ان پر تھوڑی سی روشنی ڈال دیتا ہوں۔

اگر کوئی قاتل مقتول کو ارادے سے قتل کرے تو اسے "قتل عمد" کہتے ہیں اور اگر بغیر ارادے کے قتل ہو جائے تو اسے "قتل خطا" کہتے ہیں۔ قتل عمد ہو تو اس کا قصاص ادا کرنا پڑتا

ہے اور اگر قتل خطا ہو تو پھر اس کی دیت دینی پڑتی ہے۔ مطلب یہ کہ اگر خاوند مارا گیا تو اس کی بیوی کو اس کی دیت ملے گی اور اگر بیوی ماری گئی تو خاوند کو اس کی دیت ملے گی۔

دیت کے بارے میں شریعت کا حکم:

شریعت کا حکم یہ ہے کہ اگر خاوند مرے گا تو بیوی کو پوری دیت ادا کی جائے گی اور اگر بیوی مرے گی تو خاوند کو اس کا آدھا ادا کیا جائے گا۔ اس صورت میں رونا تو مردوں کو چاہیئے تھا کہ دیکھو جی ہمارے ساتھ ناانصافی ہے۔ ہم مریں گے تو عورت کو پورا حصہ ملے گا' عورت مری تو ہمیں آدھا حصہ ملے گا۔ مردوں نے تو کیا رونا تھا الٹا غلط فہمی عورتوں میں ڈال دی گئی کہ جی عورت کی دیت آدھی ہوتی ہے۔ او اللہ کی بندی! عورت کی دیت آدھی ہوتی ہے تو پیسہ مل کس کو رہا ہے۔ وہ تو خاوند کو مل رہا ہے۔ جہاں مرد کے لینے کا معاملہ تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو نصف دلوایا اور جہاں عورت کے لینے کا معاملہ تھا اسے مرد سے دوگنا دلوایا۔ گویا عورت کے ساتھ Favour (ہمدردی) کی گئی۔

عورت کی گواہی آدھی ہونے میں حکمت:

اسی طرح گواہی کے معاملہ میں کہتے ہیں کہ عورت کی گواہی آدھی ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ لوگ اپنی آنکھوں کے سامنے قتل ہوتے دیکھتے ہیں لیکن گواہ نہیں بنتے کس لئے؟ کہ جی کون مصیبت میں پڑے؟ کون گواہیاں بھگتے؟ کون چکر لگائے عدالتوں کے؟ اور پھر قاتلوں کے ساتھ دشمنی کون لے؟ دیکھنے میں بھی آیا ہے کہ لوگ تو عدالت کے اندر گواہوں کو قتل کردیا کرتے ہیں۔ ان کی جان' مال' عزت' آبرو ہر چیز خطرہ میں ہوتی ہے۔ گویا گواہی دینا ایک بوجھ ہے' اسی لئے کئی لوگ اس بوجھ کو ادا کرنے سے کتراتے ہیں اور دیکھنے کے باوجود خاموش ہو جاتے ہیں کسی کو کچھ نہیں کہتے۔ جہاں مرد نے گواہی دینی تھی تو حکم دیا کہ تمہاری گواہی پوری گواہی ہوگی' تمہارے سر پر پورا بوجھ رکھا جائے گا۔ عورت نے گواہی دینی تھی تو فرمایا ہم پورا بوجھ تمہارے اوپر نہیں رکھتے تم دو عورتیں آدھا آدھا بوجھ ملکر اٹھالو تاکہ اگر کوئی تمہارے ساتھ دشمنی کرے گا تو وہ ایک خاندان کے ساتھ نہیں بلکہ دو خاندانوں کے ساتھ دشمنی لے رہا ہوگا۔ تمہارے اوپر جو بوجھ آئے گا وہ آدھا

بوجھ ہوگا۔ گویا عورت کے ساتھ نرمی کردی گئی۔ ورنہ اگر عورت کو کہہ دیا جاتا کہ آپ نے پوری گواہی دینی ہے تو یہ پھر روتی پھرتی کہ جی اتنی بڑی ذمہ داری میرے سر پہ ڈال دی۔ اللہ تعالی نے عورت کے ساتھ نرمی کا معاملہ کیا کہ گواہی دینے کا وقت آیا' بوجھ اٹھانے کا وقت آیا تو کہا کہ اب دو خاندان ملکر یہ بوجھ اٹھالیں تاکہ عورت کو تحفظ زیادہ مل سکے' اس کی جان' مال' عزت' آبرو کی زیادہ حفاظت ہو سکے۔ اگر ان دو مسائل پر غور کریں تو صاف طور پر واضح ہوگا کہ اللہ تعالی نے عورت کے ساتھ نرمی کا معاملہ کیا ہے۔

بہت اچھا سوال: ایک دفعہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک خاتون آکر عرض کرنے لگی' اے اللہ کے نبی ﷺ! مرد لوگ تو نیکیوں میں ہم سے بہت آگے بڑھ گئے۔ پوچھا' وہ کیسے؟ کہنے لگی کہ جی' یہ آپ کے ساتھ جہاد میں شریک رہتے ہیں. ساری ساری رات جاگ کر دشمن کی سرحد پر پہرہ دیتے ہیں اور ہم گھروں کے اندر ان کے بچوں کی پرورش کرتی رہتی ہیں. ان کو پکا کر کھلاتی رہتی ہیں. ان کی تربیت کا خیال کرتی ہیں. ان کے جان مال' عزت و آبرو کی حفاظت کرتی ہیں۔ ہم جہاد میں دشمن کے سامنے اس طرح راتوں کو پہرہ نہیں دیتیں۔ اسی طرح ہم قتال نہیں کرتیں جس طرح مرد کرتے ہیں۔ یہ تو نیکیوں میں ہم سے آگے بڑھ گئے یہ تو مسجدوں میں جاکر جماعت کے ساتھ نمازیں پڑھتے ہیں. جب کہ ہم گھروں ہی میں نماز پڑھ لیتی ہیں۔ ہم تو جماعت کے ثواب سے بھی محروم ہوگئیں.... جب انہوں نے یہ سوال پوچھا تو اللہ کے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ سوال پوچھنے والی نے بہت اچھا سوال پوچھا۔

بہت اچھا جواب: اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو عورت اپنے گھر میں اپنے بچے کی وجہ سے رات کو جاگتی ہے تو اللہ تعالی اسے اس مجاہد کے برابر اجر عطا فرمادیتے ہیں جو ساری رات جاگ کر دشمن کی سرحد پر پہرہ دیا کرتا ہے۔ گھر کے نرم بستر پر عورت کو بیٹھے ہوئے اللہ تعالی نے جہاد کا ثواب عطا فرمادیا۔ اور فرمایا کہ جو عورت اپنے گھر میں نماز پڑھ لیتی ہے اللہ تعالی اس مرد کے برابر اجر عطا فرماتے ہیں جو مسجد میں جاکر جماعت کے ساتھ تکبیر اولی کے ساتھ نماز پڑھتا ہے۔

عورت کی زندگی کے مختلف مدارج

آیئے آپ کو عورت کی زندگی کے مختلف مدارج کے اجروثواب کے بارے میں بتادیتا ہوں تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ اسلام نے عورت کے ساتھ کس قدر نرمی کا معاملہ کیا ہے۔

لڑکی کی پیدائش: شریعت کا حکم ہے کہ اگر بیٹی گھر میں پیدا ہوئی تو اللہ تعالی نے رحمت کا دروازہ کھول دیا۔ اگر دو بیٹیاں ہو گئیں تو باپ کیلئے رحمت بن گئیں کہ ان کا باپ جنت میں اللہ کے پیارے نبی ﷺ کے اتنا قریب ہو گا جیسے ہاتھ کی دو انگلیاں ایک دوسرے کے قریب ہوتی ہیں۔

کنواری لڑکی کی وفات: حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جب کوئی کنواری لڑکی مرجاتی ہے' ماں باپ کے گھر رہتی تھی' فوت ہو گئی تو قیامت کے دن اللہ تعالی اس کو شہداء کی قطار میں کھڑا کریں گے۔ اس لیے کہ یہ کنواری تھی' یہ ماں باپ کے گھر رہ رہی تھی' اس نے اپنی عزت و عفت کی حفاظت کی' ابھی اس نے خاوند کا گھر نہیں دیکھا تھا وہ عیش و آرام نہیں دیکھے جو خاوند کے ساتھ مل کر انسان کو نصیب ہوتے ہیں۔ چونکہ یہ محروم رہی اس وجہ سے اللہ تعالی نے اس پر مہربانی کردی کہ اس کو "شہید آخرت" کا درجہ دے دیا۔ دنیا میں تو شہید نہیں کہیں گے مگر قیامت کے دن اللہ تعالی شہیدوں کی قطار میں اس کو کھڑا کردیں گے۔

شادی شدہ عورت کے اجر میں اضافہ: اس سے آگے قدم بڑھایئے کہ اگر اس بچی کی شادی ہو گئی اور یہ اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرتی ہے اور ساتھ ہی اللہ تعالی کی عبادت بھی کرتی ہے تو فقہاء نے مسئلہ لکھا ہے کہ کنواری عورت ایک نماز پڑھے گی تو ایک نماز کا ثواب ملے گا اور شادی شدہ ہونے کے بعد نماز پڑھے گی تو 21 نمازوں کا ثواب عطا کیا جائے گا۔ اس لئے کہ اب اس پر دو خدمتیں ضروری ہو گئیں ہیں۔ ایک خاوند کی خدمت اور ایک اللہ تعالی کی عبادت۔ جس کی وجہ سے دو بوجھ پڑ گئے۔ جب یہ خاوند کی خدمت کرتے ہوئے اللہ تعالی کی عبادت کرے گی تو اللہ تعالی اس کی عبادت کے اجر و ثواب کو بڑھا دیں گے۔ دیکھا' ایک نماز پڑھے گی مگر 21

نمازوں کا ثواب پائے گی۔

اللہ تعالیٰ کی سفارش: اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں مردوں کو سفارش کی ہے عورتوں کے بارے میں۔ فرمایا وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ تم نے ان عورتوں کے ساتھ اچھے طریقے سے زندگی گزارنی ہے۔ دیکھئے' آج کسی کی سفارش اس کی بہن کرتی ہے کسی کی سفارش اس کی ماں کرتی ہے. کسی کی سفارش اس کی خالہ کرتی ہے. کسی کی سفارش اس کی پھوپھی کرتی ہے. عزیز و اقارب کرتے ہیں لیکن عورتوں کی سفارش اللہ رب العزت اپنے قرآن میں خود فرما رہے ہیں۔ فرمایا وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ اے مردو! تم نے عورتوں کے ساتھ اچھے اخلاق اور اچھے انداز کے ساتھ زندگی بسر کرنی ہے۔

حمل ٹھہرنے پر گناہوں کی بخشش: اگر یہ عورت اپنے خاوند کے ساتھ اچھے انداز میں زندگی بسر کر رہی ہے حتیٰ کہ اس عورت کو امید لگ گئی۔ تو حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جس لمحے اس کو حمل ہوا اسی لمحے اللہ تعالیٰ اس عورت کے پچھلے تمام گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں۔ اس لیے کہ اب کچھ عرصہ یہ بیماری کی حالت میں گزارے گی۔ چونکہ حمل کا زمانہ عورت کیلئے بیماری کا زمانہ ہوا کرتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمادی کہ جیسے ہی حاملہ ہوئی اسی لمحے اللہ نے اس کی زندگی کے پچھلے گناہوں کو معاف کر دیا۔

دوران حمل کراہنے پر اجر: اگر یہ اپنے بچے کو پیٹ میں لیے ہوئے پھر رہی ہے اور گھر کے کام کاج بھی کر رہی ہے اور تھکن کی وجہ سے اس کی زبان سے کراہنے کی آواز نکلتی ہے مثلاً "ہوں ہوں" کی آواز نکلتی ہے تو حدیث پاک میں آتا ہے کہ اس کی زبان سے تو "ہوں ہوں" کی آواز نکلے گی لیکن اللہ تعالیٰ فرشتوں کو فرماتے ہیں میری یہ بندی ایک بڑے بوجھ سے عہدہ بر آ ہو رہی ہے اور تکلیف کی بنا پر اس کی زبان سے "ہوں ہوں" کی آواز نکل رہی ہے تم اس کی بجائے سبحان اللہ' الحمد للہ' اللہ اکبر کہنے کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھ دو۔

دردزہ پر اجر و ثواب: اگر بچے کی پیدائش کا وقت قریب ہو تو یہ عورت دردیں محسوس کر رہی ہے حدیث پاک میں آیا ہے کہ ہر دفعہ عورت کو جو درد محسوس ہوتی ہے اس کے بدلے میں اللہ تعالی اس کو ایک عربی النسل غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔ جبکہ دوسری حدیثوں کا مفہوم ہے کہ جس نے کسی ایک غلام کو آزاد کیا اللہ تعالی اس کو جہنم سے بری فرمادیتے ہیں۔ اب دیکھئے کہ عورت کے ساتھ کتنی نرمی کا معاملہ کیا گیا کہ ہر ہر درد کے اٹھنے پر ایک عربی نسل کا غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھا گیا۔

دوران زچگی مرنے والی عورت شہید ہے: اگر بچہ کی پیدائش کے دوران یہ عورت فوت ہوگئی تو حدیث پاک میں آتا ہے کہ یہ عورت شہید مری۔ قیامت کے دن اس کو شہیدوں کی قطار میں کھڑا کیا جائے گا۔

بچہ کی پیدائش پر گناہوں کی بخشش: اگر بچہ صحیح پیدا ہو گیا' زچہ بچہ خیریت سے ہیں تو حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالی ایک فرشتہ کو حکم دیتے ہیں جو اس عورت سے آکر کہتا ہے کہ اے ماں! اللہ تعالی نے تجھے گناہوں سے ایسے پاک کر دیا جیسے تو اس دن پاک تھی جب تو اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئی تھی۔ دیکھا' اس نے اگر اپنے بچے کی خاطر یہ تکلیف اٹھائی تو اللہ تعالی نے اس کا کتنا بڑا اجر دیا کہ اس کے پچھلے گناہوں کو اس طرح دھو دیا گیا کہ جس طرح وہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئی تھی تو اس دن معصوم تھی۔

بچے کو پہلا لفظ "اللہ" سکھانے پر اجر: اچھا اب اگر یہ عورت اپنے بچے کی اچھی تربیت کرتی ہے۔ اس کو اللہ اللہ کا لفظ سکھاتی ہے تو حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جو بچہ اپنی زندگی میں سب سے پہلے اپنی زبان سے "اللہ" کا لفظ نکالتا ہے تو اللہ تعالی ماں باپ کے پچھلے تمام گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔ یہ کتنا آسان کام ہے کہ جب بچے کو اٹھایا تو اللہ اللہ کا لفظ کہا۔ آج ہماری بہو بیٹیاں بچے کے

سامنے ممی کا لفظ کہیں گی' پاپا کا لفظ کہیں گی اور کوئی زیادہ ماڈرن ہو گی تو وہ کہے گی....... Twinkle twinkle little star. اس مسئلہ کا پتہ نہیں اگر ہم اس بچے کے سامنے اللہ اللہ کا لفظ پڑھا کریں گے اور اس بچے نے سب سے پہلے اپنی زبان سے اللہ کا لفظ بولا تو اللہ تعالی ہمارے پچھلے تمام گناہوں کو معاف فرمادیں گے۔

بچے کو ناظرہ قرآن پاک پڑھانے کی فضیلت: اگر اس عورت نے بچے کو قرآن پاک پڑھانے کیلئے بھیجا حتی کہ وہ بچہ قرآن پاک ناظرہ پڑھ گیا تو جس لمحے وہ ناظرہ قرآن پاک مکمل کرے گا اللہ تعالی اسی وقت اس کے ماں باپ کے گناہوں کو معاف فرمادیں گے۔

بچے کو قرآن پاک حفظ کرانے کی فضیلت: اگر بیٹے یا بیٹی کو قرآن پاک حفظ کرنے کیلئے ڈالا اور وہ حافظ بن گیا یا بیٹی حافظہ بن گئی تو حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالی قیامت کے دن اس کے ماں باپ کو نور کا ایسا تاج پہنائیں گے کہ جس کی روشنی سورج کی روشنی سے بھی زیادہ ہو گی۔ بلکہ سورج کسی گھر میں آجائے تو اتنی روشنی نہیں ہو گی جتنا کہ اس نور کے بنے ہوئے تاج کی روشنی ہو گی۔ لوگ حیران ہونگے' وہ پوچھیں گے کہ یہ کون ہیں؟ ان کو کہا جائے گا کہ یہ تو انبیاء بھی نہیں شہداء بھی نہیں بلکہ یہ وہ خوش نصیب والدین ہیں جنہوں نے اپنے بیٹے یا بیٹی کو قرآن پاک حفظ کرایا تھا۔ آج اللہ تعالی نے نور کے بنے ہوئے تاج ان کے سروں پر رکھ دیئے۔ تو دیکھا' عورت کو قدم قدم پر اجر و ثواب مل رہے ہیں۔

گھریلو کام کاج پر اجر: عورت اپنے گھر کے کام کاج کرتی ہے تو کام کاج کرنے پر بھی اجر و ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ مثلا کونسی عورت ہے جو گھر کے اندر Dusting (صفائی) کا کام نہیں کرتی' گھر کے اندر اپنے کپڑے نہیں دھوتی یا گھر کے اندر کھانا وغیرہ نہیں پکاتی۔ یہ کام تو سب عورتیں ہی گھر میں کرتی ہیں اس پر بھی عورت کو اجر و ثواب عطا کیا جاتا ہے۔ ایک حدیث پاک عرض کر رہا ہوں۔ فرمایا گیا کہ جو عورت اپنے خاوند کے گھر میں کوئی بے ترتیب پڑی ہوئی چیز کو اٹھا کر ترتیب کے ساتھ رکھ دیتی ہے تو اللہ

تعالیٰ ایک نیکی عطا فرماتے ہیں' ایک گناہ معاف فرماتے ہیں اور جنت میں ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں۔ دیکھا' اب عورتیں روزانہ کتنی چیزوں کو ترتیب سے گھر میں رکھتی ہیں۔ کچن کی چیزوں کو لے لیں تو میرا خیال ہے کہ پچاس چیزوں کو تو ترتیب سے رکھتی ہی ہونگی۔

گھریلو کام کاج پر اجر نہ ملنے کی اصل وجہ:

عورتوں کو نیت کرنے کا پتہ نہیں ہوتا کہ ہم نے کس نیت سے کام کرنا ہے۔ آج عورتیں کس نیت سے گھروں کو صاف رکھتی ہیں؟ او جی لوگ کیا کہیں گے' لوگ کہیں گے یہ تو گندی ہی بنی رہتی ہے' جب عورت اس نیت کے ساتھ گھر کو صاف ستھرا رکھے گی تو اسے ذرہ برابر بھی ثواب نہیں ملے گا۔ اس لئے کہ اس نے تو لوگوں کو دکھانے کیلئے کام کیا۔

تصحیح نیت.....ایک اہم مسئلہ:

نیت ٹھیک کرنا' ایک مستقل مسئلہ ہے۔ آج عورتوں کو تصحیح نیت کا سبق نہیں سکھایا جاتا کہ کس نیت کے ساتھ انہوں نے صفائی کرنی ہے۔ یاد رکھیں کہ نیت ٹھیک ہوگی تو ثواب مل جائے گا نیت ٹھیک نہیں ہوگی تو ثواب نہیں ملیگا۔

مثال:

نیت کا ٹھیک کرنا چونکہ ایک اہم مسئلہ ہے اس لیے اس کو ایک مثال سے واضح کردیا جاتا ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ اگر کوئی آدمی گھر بنائے اور کمرے کے اندر کھڑکی لگوائے' روشن دان بنوائے مگر نیت یہ ہو کہ مجھے اس میں سے ہوا آئے گی اور روشنی آئے گی۔ اس آدمی کو ہوا اور روشنی تو ملے گی مگر ثواب بالکل نہیں ملے گا۔ اس لیے کہ جب اس نے نیت ہی ہوا اور روشنی کی کی تو وہ چیز اس کو مل گئی۔ مگر ایک دوسرا آدمی اپنا کمرہ بنواتا ہے اس میں کھڑکی یا روشن دان لگواتا ہے اور نیت یہ کرتا ہے کہ مجھے اس میں سے اذان کی آواز کمرے میں سنائی دیا کرے گی تو علماء نے لکھا ہے کہ اس کو اس پر اجر و ثواب بھی ملے گا' ہوا اور روشنی تو اس کو مفت میں مل جائے گی۔

مثال:

ایک اور مثال سمجھیں کہ ایک عورت گھر میں کھانا پکا رہی ہے۔ اگر کھانا بناتے ہوئے اس نے سالن میں ایک گھونٹ زیادہ پانی ڈال دیا تو علماء نے مسئلہ لکھا ہے کہ جتنا پانی مناسب تھا گھر کے سب لوگوں کیلئے اتنا پانی ڈالنے کے بعد اگر وہ ایک گھونٹ پانی اور ڈال دیتی ہے' اس نیت کے ساتھ کہ شاید کوئی مہمان آجائے' شاید ہمیں کسی پڑوسی کو کھانا دینا پڑ جائے۔ اس نیت کے ساتھ اگر ایک گھونٹ پانی اس نے سالن میں ڈال دیا۔ تو اس عورت کو مہمان کا کھانا پکانے کا ثواب عطا کر دیا جائے گا۔ اب بتاؤ' کونسی عورت ہے جو یہ ثواب نہیں لے سکتی؟ سب لے سکتی ہیں مگر دین کا علم نہ ہونے کی وجہ سے ان ثوابوں سے محروم رہ جاتی ہیں۔ اسی لیے تو اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا طَلَبُ العِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَ مُسْلِمَۃٍ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ تو گویا عورتوں پر بھی فرض ہے کہ وہ دین کا علم حاصل کریں اور یہ بیچاریاں دین سے اس قدر بے بہرہ رہ جاتی ہیں کہ ان کو غسل کے فرائض کا پتہ نہیں ہوتا' مسائل کا صحیح پتہ نہیں ہوتا۔

گھر کی صفائی کس نیت سے کی جائے؟:

عموماً گھر کی صفائی عورت اس لیے کرتی ہے کہ جی لوگ کیا کہیں گے کہ بیوقوف سی ہے' لوگ کہیں گے اس کو ذرا عقل نہیں ہے۔ نہیں اللہ کی بندی! اس لیے صفائی نہ کر بلکہ نیت یہ کرلے کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَھِّرِیْنَ O۔ بے شک اللہ تعالی توبہ کرنے والوں سے بھی محبت کرتا ہے اور صاف ستھرا رہنے والوں سے بھی محبت کرتا ہے۔ کیا مطلب؟ توبہ کرنے سے دل کی صفائی ہوتی ہے اور ویسے صاف رہنے سے باہر کی صفائی ہوتی ہے۔ گویا جو آدمی باہر کی صفائی کرے گا اس سے بھی اللہ راضی' جو دل کی صفائی کرے گا اس سے بھی اللہ راضی۔ تو عورتوں کو چاہئے کہ اگر گھر میں جھاڑو دے رہی ہیں تو نیت یہ کرلیں کہ اللہ تعالی پاکیزگی اور صفائی کو پسند فرماتے ہیں۔ شریعت کا حکم ہے کہ اَلطَّھُوْرُ نِصْفُ الْاِیْمَان صفائی آدھا ایمان ہے تو آپ دل میں نیت یہ کرلیا کریں کہ اس لیے گھر کی صفائی کر رہی ہوں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ پاکیزگی آدھا ایمان ہے اور پاکیزہ اور صاف رہنے والوں سے اللہ تعالی محبت کرتے

ہیں۔ آپ اس نیت سے گھر کو صاف رکھیں، نگینہ بنا کر رکھیں، گھر کے فرنیچر کو چمکائیں، کپڑوں کو دھو دھو کے رکھیں۔ آپ کو ہر کام پر اجر و ثواب ملتا چلا جائے گا کیونکہ آپ کی نیت ٹھیک ہو گئی کہ آپ نے اللہ کی رضا کیلئے سب کچھ کیا ہے۔

شادی کے بعد ماں باپ کو ملنے کی فضیلت:

وہ کونسی بیٹی ہو گی جس کی شادی ہو اور وہ اپنے ماں باپ کو ملنے کیلئے نہ آئے؟ سبھی بیٹیاں آتی ہی، مگر نیت کیا ہوتی ہے؟ جی بس میں امی سے ملنے جا رہی ہوں۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ جس بچی کی شادی ہو جائے اور وہ اپنے ماں باپ کی زیارت کی نیت کر لے کہ میں اپنے ماں باپ سے ملنے جا رہی ہوں اور خاوند سے اجازت لیکر جائے اور دل میں یہ ہو کہ اس عمل سے اللہ راضی ہونگے تو اللہ تعالی ہر قدم پر اس کو سو نیکیاں عطا فرمادیتے ہیں. سو گناہ معاف کر دیتے ہیں اور جنت میں سو درجے بلند کر دیتے ہیں۔

اب بتائیے کہ بیٹی اپنے ماں باپ کی زیارت کیلئے اس نیت سے آرہی ہے کہ اس عمل سے اللہ راضی ہونگے تو حدیث کا مفہوم ہے ہر قدم اٹھانے پر اسے سو نیکیاں ملیں گی، سو گناہ معاف ہوں گے اور جنت میں سو درجے بلند کر دیئے جائیں گے۔

حدیث پاک میں آیا ہے کہ اگر یہ ماں باپ کے پاس آئی اور ان کے چہرے پر اس نے عقیدت کی نظر ڈالی تو اللہ تعالی ہر نظر ڈالنے پر اس کو ایک حج یا عمرہ کا ثواب عطا فرمائیں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! جو آدمی اپنے ماں باپ کو بار بار محبت اور عقیدت کی نظر سے دیکھے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا، جتنی بار دیکھیں گے اتنی بار حج یا عمرہ کا ثواب عطا کیا جائے گا۔

بچوں کی صحیح تربیت نہ ہونے کی بنیادی وجہ:

آج عورتیں مائیں تو بن جاتی ہیں مگر ان کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ بچے کو تربیت کیسے دینی ہے۔ اس بیچاری نے خود ہی تربیت نہیں پائی ہوتی اپنے بچے کو کیا تربیت دے گی۔ آج یہی بنیادی وجہ ہے کہ ہمارے ماحول معاشرہ میں بچوں کی صحیح تربیت نہیں ہوتی۔ ایک وقت تھا جب کہ مائیں بچوں کی اچھی تربیت کیلئے خوب کوشش کرتی تھیں۔ آج

میں آپکو ایک واقعہ سنا دیتا ہوں جس سے آپ کو بخوبی اندازہ ہو جائے گا کہ نیک عورتیں بچوں کی کیسے تربیت کرتی تھیں؟

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے بچپن کا واقعہ:

دہلی میں ایک بزرگ گزرے ہیں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ۔ یہ مغل بادشاہوں کے پیر سمجھے جاتے ہیں۔ میں نے ان کا مزار دیکھا، قطب مینار کے بالکل قریب ہے۔ انہی کے نام پر قطب مینار بنایا گیا۔ نام تو تھا قطب الدین لیکن کاکی کا لفظ ساتھ کہا جاتا ہے۔ کاکی ہندی زبان کا لفظ ہے اور اس کا مطلب روٹی ہوتا ہے۔ تو ان کا پورا نام قطب الدین بختیار کاکیؒ تھا۔

ان کے بچپن کا مشہور واقعہ ہے کے جب انہوں نے مدرسہ جانا شروع کیا تو ماں باپ نے سوچا کہ کیوں نہ ہم اپنے بچے کی اچھی تربیت کریں۔ سب سے پہلے اس بچے کے دل میں یہ بات بٹھائی جائے کہ اپنے ہر معاملے میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے۔ یعنی اس کو توحید سکھائیں۔ یہ ہر چیز اللہ سے مانگے، ہر وقت اللہ سے مانگے تاکہ اس کے دل میں اللہ کے ساتھ توکل پیدا ہو جائے۔ اس کی نگاہیں مخلوق کی بجائے خالق کے ساتھ جڑی رہیں۔ چنانچہ ماں نے کہا، اچھا، میں ایک حیلہ کرتی ہوں تاکہ اس بچے کے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجحان پیدا ہو جائے۔ اگلے دن جب بچہ مدرسہ گیا اور واپس آیا تو ماں نے کھانا پکا کر پہلے کسی بستر میں چھپا دیا۔ بچے نے کہا، امی مجھے بھوک لگی ہے، مجھے کھانا دے۔ اس نے کہا بیٹا! کھانا تو اللہ سے مانگو، وہی دے گا۔ بچے نے کہا، امی! اللہ تعالیٰ سے کیسے مانگتے ہیں؟ کہا بیٹا! یہ مصلی بچھاؤ اور یہاں بیٹھ کر اللہ سے دعا مانگو تو اللہ تعالیٰ بھیج دیں گے۔ وہ چھوٹا معصوم سا بچہ مصلی بچھاتا ہے اور اس کے اوپر بیٹھ کر اپنے معصوم ہاتھ پھیلا کر بڑی لجاجت سے دعا مانگتا ہے "اے اللہ! میں بھوکا ہوں، میں ابھی سکول سے آیا ہوں، اے اللہ! مجھے بھوک لگی ہے تو مجھے کھانا دے دے۔ اے اللہ! تو مجھے کھانا دے دے مجھے بھوک لگی ہے" بچہ اپنی پیاری معصوم زبان سے یہ دعا مانگ رہا ہے اور ماں سکھا رہی ہے۔ جب بچہ دعا مانگ چکا تو ماں نے کہا بیٹا! دیکھو، تمہاری روٹی کہیں نہ کہیں اللہ نے رکھوا دی ہو گی۔ چنانچہ بچے نے ڈھونڈا تو بستر میں اسے روٹی مل گئی۔ بچے نے خوش ہو کر

کھالی۔ یہ روزانہ کا معمول بن گیا۔ ماں خود روٹی پکا کر کبھی الماری میں چھپا دیتی' کبھی کسی بستر میں چھپادیتی' بچہ آتا' مصلی بچھاتا' بیٹھ کر اپنے معصوم ہاتھ پھیلا کر دعا مانگتا کہ اے اللہ! مجھے بھوک لگی ہے مجھے روٹی دے دے۔ جب بچہ دعا مانگتا تو پھر اسے ڈھونڈنے سے روٹی مل جاتی۔ ماں کا دل خوش ہوتا کہ میرے بچے کی توجہ اللہ کی طرف ہو رہی ہے۔

ایک دفعہ وہ ماں اپنے رشتہ داروں کے گھر کسی کام کی غرض سے چلی گئی۔ وہاں گئی تو ایسی مصروف ہوئی کہ اس کو بات ہی بھول گئی۔ جب خیال آیا تو کہا' اوہو! بچہ تو مدرسہ سے واپس آ چکا ہو گا۔ میرے بیٹے کو تو بھوک لگی ہو گی۔ اور میں تو آج کھانا پکا کر نہیں رکھ آئی۔ پتہ نہیں آج کیا معاملہ بنے گا۔ اب آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے ہیں اور دل پریشان ہے۔ تیزی سے قدم اٹھاتی ہوئی اور دعائیں مانگتی ہوئی جارہی ہے۔ اے اللہ! میں نے تو اپنے بچے کا یقین اور ایمان تیرے ساتھ مضبوط بنانا تھا' مجھ سے خطا ہوئی' میں بھول گئی' میں اس کیلئے کھانا پکا کر نہیں رکھ سکی' میرا بیٹا آیا ہو گا اس نے دعا مانگی ہو گی اے اللہ! تو میرے راز کو فاش نہ کرنا۔ چنانچہ ماں رو بھی رہی تھی اور گھر کی طرف بھی چل رہی تھی۔ جب گھر پہنچی تو دیکھتی ہے کہ اس کا بیٹا تو بڑے مزے کی نیند سو رہا ہے۔ وہ سوچنے لگی کہ بھوکا تھا شاید اسی لیے سو گیا۔ اس نے جلدی سے روٹی بنائی اور ایک جگہ چھپادی۔ اتنے میں بچہ اٹھا' ماں نے کہا بیٹا تجھے تو بہت بھوک لگی ہوگی۔ اس نے کہا امی! میں مدرسہ سے آیا تھا اور میں نے مصلی بچھا کر اللہ تعالی سے دعا مانگی اے اللہ! مجھے بھوک لگی ہے تو مجھے روٹی دے دے۔ آج امی بھی نہیں ہے تو مجھے اچھی سی روٹی دے دے اور جب میں نے ادھر ادھر دیکھا تو مجھے بستر میں پڑا ہوا ایسا کھانا ملا کہ امی! جو مزہ مجھے آج آیا ہے پہلے کبھی نہیں آیا تھا۔

دیکھا' یوں ایک وقت تھا جب مائیں اپنے بچے کا یقین بنایا کرتی تھیں۔

لمحہ فکریہ: آج ہے کوئی ماں جو کہے کہ میں بچے کا یقین اللہ کے ساتھ بناتی ہوں؟ ہے کوئی ماں جو کہے کہ میں تو صبح شام کھانا کھلاتے ہوئے اپنے بچے کو ترغیب دیتی ہوں کہ ہر حال میں سچ بولنا ہے؟ ان چیزوں کی طرف توجہ ہی نہیں ہوتی۔ باپ ذرا سی نصیحت کردے تو ماں فوراً کہتی ہے' بڑا ہو گا تو ٹھیک ہو جائے گا۔ حالانکہ بچپن کی بری عادتیں

بچپن میں بھی نہیں چھوٹتیں۔ آج تربیت نہ ہونے کی وجہ سے اولاد جب بڑی ہوتی ہے تو وہ اپنے باپ سے یوں نفرت کرتی ہے جیسے کہ پاپ سے نفرت کی جاتی ہے۔

ایک وقت تھا کہ عورت صبح کی نماز پڑھا کرتی تھی اور بچوں کو اپنی گود میں لیکر کبھی سورۃ یٰسین پڑھ رہی ہوتی تھی' کبھی سورۃ واقعہ پڑھ رہی ہوتی تھی اس وقت بچے کے دل میں انوارات اتر رہے ہوتے تھے۔ آج وہ مائیں کہاں گئیں جو صبح کے وقت بچے کو گود میں لے کر قرآن پڑھا کرتی تھیں؟ آج تو سورج نکل جاتا ہے مگر بچہ بھی سویا ہوا ہوتا ہے ماں بھی سوئی ہوئی ہوتی ہے۔ شام کا وقت ہوتا ہے' بچے کو ماں نے گود میں ڈال۔ ادھر سینے سے لگا کر دودھ پلا رہی ہے ساتھ ہی بیٹھی ٹی وی پر ڈرامہ دیکھ رہی ہے۔ اے ماں! جب تو ڈرامے میں غیر محرم مردوں کو دیکھے گی' موسیقی سنے گی اور غلط کام کرے گی اور ایسی حالت میں بیٹے کو دودھ پلائے گی تو بتا تیرا بیٹا جنید بغدادیؒ کیسے بنے گا! بتا کہ تیرا بیٹا عبدالقادر جیلانیؒ کیسے بنے گا؟

ایک صحابیہؓ کا قرآن پاک سے لگاؤ:

سنئے اور دل کے کانوں سے سنئے کہ جس طرح مرد عبادت کرکے اللہ رب العزت کا تعلق حاصل کر سکتا ہے اسی طرح عورت بھی عبادت کرکے اللہ رب العزت کا تعلق اور اس کی معرفت حاصل کر سکتی ہے۔ ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا نے تنور پر روٹیاں پکوائیں اور ان کو اپنے سر پر رکھا اور چلتے ہوئے کہنے لگی' لے بہن! میرے تو تین پارے بھی مکمل ہو گئے اور میری روٹیاں بھی پک گئیں۔ تب پتہ چلا کہ یہ عورتیں جتنی دیر روٹی پکنے کے انتظار میں بیٹھتی تھیں ان کی زبان پر قرآن جاری رہتا تھا۔ حتی کہ اس دوران میں تین تین پارے قرآن کی تلاوت کر لیا کرتی تھیں۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا ذوق عبادت:

ایک وقت تھا کہ عورتیں سارا دن گھر کے کام کاج میں مصروف رہتی تھیں اور جب رات آتی تھی تو مصلے کے اوپر رات گزار دیا کرتی تھیں۔ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے بارے میں آتا ہے کہ سردیوں کی لمبی رات تھی' عشاء کی نماز پڑھ کر دو رکعت نفل کی نیت باندھ لی۔ طبیعت میں ایسا سرور تھا' ایسا مزہ تھا' تلاوت قرآن میں ایسی

حلاوت نصیب ہوئی کہ پڑھتی رہیں' پڑھتی رہیں حتی کہ جب سلام پھیرا تو دیکھا کہ صبح کا وقت ہونے کو ہے تو رونے بیٹھ گئیں اور یہ دعا کرنے لگیں کہ اے اللہ! تیری راتیں بھی کتنی چھوٹی ہو گئیں کہ میں نے دو رکعت کی نیت باندھی اور تیری رات ختم ہو گئی۔

ایک وہ عورتیں تھیں جن کو راتوں کے چھوٹا ہونے کا شکوہ ہوا کرتا تھا' ایک آج ہماری مائیں بہنیں ہیں جن میں سے قسمت والیوں کو پانچ وقت کی نماز پڑھنے کی توفیق نصیب ہوتی ہے۔

چاشت کی نماز اور رزق میں برکت:

ایک وقت تھا جب کہ خاوند حضرات تجارت کیلئے گھر سے نکلا کرتے تھے تو ان کی بیویاں مصلے پر بیٹھ کر چاشت کی نمازیں پڑھا کرتی تھیں۔ ان کی بیویاں اپنے دامن پھیلا کر اللہ سے دعائیں مانگتی تھیں۔ اے اللہ! میرا خاوند اس وقت رزق حلال کیلئے گھر سے نکل پڑا ہے۔ اس کے رزق میں برکت عطا فرما' اس کے کام میں برکت عطا فرما۔ عورت رو رو کر دعا مانگ رہی ہوتی تھی اللہ تعالی مرد کے کام میں برکت دے دیتے تھے۔

خلاصہ کلام:

مسلمان معاشرے میں عورت گھر کی ملکہ کا درجہ رکھتی ہے۔ لہٰذا گھر کے ماحول کا دارومدار عورت کی دین داری پر موقوف ہوتا ہے۔ عورتیں اگر نیک طبع ہوں گی تو بچوں کو بھی دینی رنگ سے رنگ دیں گیں۔ پس مسلمان لڑکیوں اور عورتوں کی دینی تعلیم اور اخلاقی تربیت پر بالخصوص محنت کی ضرورت ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے "مرد پڑھا فرد پڑھا۔ عورت پڑھی خاندان پڑھا"۔ دانایان فرنگ میں سے کسی کا قول ہے کہ "تم مجھے اچھی مائیں دو میں تمہیں اچھی قوم دوں گا"۔ امت مسلمہ کو آج کل مسلمان لڑکیوں کی دینی تعلیم و تربیت پر محنت کرنے کی نسبتاً زیادہ ضرورت ہے تاکہ ہماری آنے والی نسلیں ماں کی گود سے ہی دین کی محبت اور عمدہ اخلاق کی دولت پائیں اور افق عالم پر آفتاب و ماہتاب کی طرح نور برسائیں۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ٥

****

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ

کی

تصوف و سلوک کے موضوع پر لاجواب مدلل تصنیف

تصوف و سلوک

زیر سرپرستی:

جانشین مرشد عالم صاحبزادہ پیر عبدالرحیم نقشبندی مجددی مدظلہ

سجادہ نشین خانقاہ حبیبیہ نقشبندیہ چکوال

مؤلف:

فقیر ذوالفقار احمد نقشبندی مجددی

مہتمم دارالعلوم جھنگ۔ پاکستان

©

تصوف و سلوک کا مطالعہ کر کے شکوک و شبہات دور کیجیے۔

مکتبۃ الفقیر کی کتب ملنے کے مراکز

- دارالعلوم جھنگ، پاکستان 0471-622832,625707
- مدرسہ تعلیم الاسلام، سنت پورہ فیصل آباد 041-618003
- معہد الفقیر، گلشن بلاک، اقبال ٹاؤن لاہور 042-5426246
- جامعہ دارالہدیٰ، جدید آبادی، بنوں 0928-621966
- دارالمطالعہ، نزد پرانی ٹینکی، حاصل پور 0696-42059
- ادارہ اسلامیات، 190 انارکلی لاہور 7353255
- مکتبہ مجددیہ، اردو بازار لاہور
- مکتبہ رشیدیہ، راجہ بازار، راولپنڈی
- اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن کراچی
- مکتبہ قاسمیہ، بنوری ٹاؤن، کراچی
- دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی
- عبدالوہاب، پنجاب کالونی، نزد رضوان مسجد کراچی 021-5877306
- مکتبہ حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد مدظلہ العالی مین بازار، سرائے نورنگ PP 09261-350364
- حضرت مولانا قاسم منصور صاحب ٹیپو مارکیٹ، مسجد اسامہ بن زید، اسلام آباد 051-2262956
- جامعۃ الصالحات، محبوب سٹریٹ، ڈھوک مستقیم روڈ، پیرودھائی موڑ پشاور روڈ راولپنڈی

مکتبۃ الفقیر 223 سنت پورہ فیصل آباد